نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا		ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا

یعنے ہوس جو عشق کی ضد ہے اسکو معشوق کی صحبت مین نشاط کار اور خوشی و مسرت بہت کچھ حاصل ہے مگر یہہ جانتے ہی نہین کہ عشق و عاشقی مرنے اور جان دینے کو کہتے ہین اور عشق و عاشقی کا انجام ہلاکت ہے - ہم معشوق پر فدا ہو جائین تو اسوقت ہم نے جینے کا مزہ حاصل کیا ورنہ یون سمجھیے کہ زندگی بے لطف گذری معشوق پر فدا ہو جانا گویا زندگی کا لطف اٹھانا ہے اگر یار پر فدا نہوے تو جینے کا مزہ حاصل نکیا - ہوس کو چاہیئے کہ اول اس مشکل کو سمجھ لے اور پھر نشاط کار مین مصروف ہو ہلاکت کو معلوم کرنے سے پیشتر نشاط کرنا بے فایدہ ہے بلکہ وہ جسکو نشاط سمجھ رہی ہے در حقیقت وہ نشاط ہی نہین ہے - شاعرون نے اپنی اصطلاح مین رقیب کی محبت کو طعن و طنز کی راہ سے ہوس قرار دیا ہے اور دراصل عشق کی ضد ہوس ہے -

کہان تک اے سراپا ناز کیا کیا		تجاہل پیشگی سے مدعا کیا

تجاہل پیشگی = تجاہل پیشہ ہونا - تجاہل پیشہ بننا - تجاہل پیشگی کی یاے تحتانی جو اس لفظ کے آخر مین ہے یاے مصدری ہے سراپا ناز = سر سے پاؤن تک ناز - یعنے ایسا معشوق جو سر سے لیکر پاؤن تک ناز ہی ناز ہو سراپا کا الف الف الحصار ہے بمعنی تاے انتہائی اور سراپا ناز معشوق کے نامون مین سے ایک نام ہے -

نوازشہاے بیجا دیکھتا ہون
شکایتہاے رنگین کا گلا کیا

یعنے چونکہ آپ غیرون کے ساتھہ بیجا نوازشین کرتے ہین لہذا مین آپکی شکایتین کرتا ہون پس آپ میری شکایتون کا گلہ نکیجیے کیونکہ آپ خود بانیٔ مبانی ہین اگر آپ غیرون کے ساتھہ بیجا نوازشین نکرتے تو مین بھی آپ کی شکایتین نکرتا

نگاہ بے محابا چاہتا ہون
تغافلہاے تمکین آزما کیا

یعنے مین تغافلہاے تمکین آزما نہین چاہتا بلکہ نگاہ بے محابا چاہتا ہون ۔

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

اک نفس = ایکدم ۔ ذرا سا وقت فروغ = روشنی خس = گھانس
پاس = لحاظ ۔ ناموس = شرم وحیا ہوس = عشق کی ضد ہے ۔

دماغ عطر پیراہن نہین ہے
غم آوارگیہاے صبا کیا

لفظ پیراہن اس شعر مین اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ صنعت تلمیح استعمال کی ہے اور قصۂ یوسف علیہ السلام متعلق پیراہن کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ ہم کو اپنے معشوق کے عطر پیراہن کا دماغ نہین ہے یعنے ہم بہت نازک دماغ ہین عطر کے سونگھنے سے نزلہ کی تحریک ہوجاتی ہے ۔

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر	ہم اوسکے ہین ہمارا پوچھنا کیا

یعنے ہم بھی دریا ہین یا یون کہئے کہ ہم بھی انا الحق کے مقام ہین ہین - یہہ علم تصوف کا بہت مشہور اور بہت روندا ہوا مضمون ہے -

سن اے غارتگرِ جنسِ وفا سن	شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

شکستِ قیمت یعنے قیمت کا گھٹ جانا اور قیمت کی کمی - یہہ بات ظاہر ہے کہ شکستِ قیمت کی کوئی صدا نہین ہوتی - اگر شیشہ یا اور کوئی شی مثل اوسکے پتھر یا زمین پر پہینک دیجاے یا پٹک دیجاے تو وہ ضرور آواز دیگی مگر شکستِ قیمت اوس کے برخلاف ہے یعنے بے صدا ہے - اب شاعر کہتا ہے کہ اے معشوق قیمتِ دل جو بے صدا ہے اُسکو توڑ کیونکہ اُسکے توڑنے مین کوئی لطف نہین اور اُسکی شکست سے سامعہ نوازی نہین ہوتی - حاصل یہہ کہ قیمتِ دل ایک حقیر شے ہے شکست کے قابل نہین قیمتِ دل کو توڑا تو کیا توڑا - مولانا ذوق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو آپھی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا - سن سن = یہہ تکرار تاکید کے لئے ہے -

کیا کس نے جگرداری کا دعویٰ	شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا

جگر داری = بہادری و شجاعت - شکیب = صبر - خاطر = دل -
بھلا = حرف ایجاب ہے اور فارسی مین اسکا ترجمہ خیر ہوتا ہے -

سبکو مقبول ہے دعوی تری یکتائی کا | روبرو کوئی بت آئینہ سیما نہوا

سیما = پیشانی کو کہتے ہین جسکی پیشانی صاف اور شفاف ہو اُسکو آئینہ
سیما کہین گے - آئینہ سیما یعنے پیشانی آئینہ وار دہ یعنے صاف شفاف
پیشانی والا مگر یہہ لفظ خاصکر معشوقون کی صفت مین مستعمل ہوتا ہے
بلکہ معشوق کے نامون سے ایک نام ہے - بت آئینہ سیما منادی ہے
یعنے اے بت آئینہ سیما کوئی تیرا مقابل نہوا حسن و جمال مین - یہہ بھی کہہ سکتا ہے
کہ اے معشوق کوئی بت آئینہ سیما تیرے مقابل نہوا - دو پہلو ہین اور یہہ
دو پہلو کوئی کو ملاکر اور علیحدہ پڑھنے سے پیدا ہوتے ہین - کوئی کو ملاکر
پڑہین تو معشوق مخاطب ہوگا اور کوئی بت آئینہ سیما مبتدا ہوگا اور جو کوئی کو
علیحدہ پڑہین تو بت آئینہ سیما مخاطب ہوگا اور صرف کوئی مبتدا ہوگا - صورت
ثانی مین کوئی کے معنے کوئی حسین اور کوئی معشوق کے ہونگے - بت =
موصوف و معروف یہان مجازی معنے یعنے معشوق مراد ہین -

کم نہین نازش ہمنامی چشم خوبان | ترا بیمار برا کیا ہے گر اچھا نہوا

یعنے یہہ نازش کچھہ کم نہین ہے کہ ہم بھی چشم بیمار کے ہمنام ہین بسبب
بیماری عشق کے نازش = ناز کرنا - یہہ حاصل بالمصدر ہے نازیدن کا